جدید سائنس اور اسلام

انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت

مولانا مفتی ذاکر حسین نعمانی

استاذ و مفتی جامعہ عثمانیہ پشاور صدر

سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس جدید تحقیق و تخلیق نے جو بہت سے مسائل پیدا کر دئے ہیں ان میں جدید دور کا مسئلہ کلوننگ بھی ہے۔ قبل ازیں سائنسی ترقی نے ضبط و تولید کے نت نئے طریقے پیش کئے تو علماء امت نے اس پر سیر حاصل بحث و تحقیق کر کے اس نظریہ کی تردید اور اس سے پیدا ہونے والے نقصانات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ پھر ٹیسٹ ٹیوب بے بی، اعضاء انسانی کی پیوند کاری اور پوسٹ مارٹم جیسے مسائل پیدا ہوئے تو علماء محققین ان مسائل کو موضوع بحث بنا کر خوب تحقیق و تدقیق کے ساتھ اسلامی نقطہ نظر سے ان کا حل پیش کیا۔

آج جب سائنسی ارتقاء نے انسانی اور دیگر حیوانات کے کلوننگ کا مسئلہ پیدا کیا تو محققین علماء نے اس مسئلہ کی کنہہ اور حقیقت کو واضح کر کے اس کے ہمہ پہلو سے پیدا ہونیوالے دنیاوی، سماجی، معاشرتی اور شرعی نقصانات بیان کئے جو مختلف رسائل و جرائد میں مضامین کی صورت میں شائع ہوئے۔

زیر نظر مقالہ بھی ان تحقیقات کی ایک کڑی ہے جو فاضل مقالہ نگار نے ایبٹ آباد فقہی سیمینار کیلئے مرتب فرمایا تھا۔ افادہ عام کے پیش نظر نذر قائین ہے۔ اور اہل علم کے اس موضوع پر محققانہ تحقیق کا خیر مقدم کریں گے۔ (ادارہ)

فہرست ذیلی عنوانات مقالہ

(1) کلوننگ کی تاریخ
(2) کلون کا ترجمہ
(3) کلوننگ کی حقیقت
(4) ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور کلوننگ میں فرق
(5) کلوننگ کی قسمیں
(6) انسانی کلوننگ کے نظائر
(7) کلوننگ اور عقیدہ
(8) سائنس کی حقیقت
(9) کلون اور تصور گناہ
(10) کلوننگ کے مفاسد
(11) انسانی کلوننگ تغیر لخلق اللہ ہے
(12) لوگوں کا رد عمل
(13) مفتی الدیار المصریہ الدکتور نصر فرید واصل کا فتویٰ

کلوننگ کی تاریخ:۔

کلوننگ کا آغاز 1950 میں ہوا، 1952ء میں ایک زندہ مینڈک پیدا کرنے میں کامیابی ہوئی تھی، طریقہ اس کا یہ اختیار کیا گیا کہ مینڈک کے انڈے سے اس کا اپنا مرکزہ نکال دیا گیا اور اس کے اندر کسی دوسرے مینڈک کی آنت کے خلئے میں سے مرکزہ نکال کر پہلے مینڈک کے انڈے میں ڈال دیا گیا۔ نمو کے سارے مراحل طے کرتا ہوا یہ انڈا ایک مکمل مینڈک میں تبدیل ہو گیا۔ 1980 کی دہائی میں کچھ مزید کامیابی حاصل ہوئی۔ ایک بالغ مینڈک کے خون کے سرخ خُلیوں سے مینڈک کے بچے پیدا کر لئے۔ لیکن جب مینڈک کے بچوں کی زندگی ابتدائی مرحلے سے دوسرے مرحلے میں داخل ہونے لگی تو وہ سب کے سب مر گئے۔ مینڈک کے بعد تیس سال تک بھیڑوں اور گائے کے بچوں پر تجربات کئے گئے۔ اب خلیوں سے کلوننگ کی کوشش میں کامیابی ہو چکی ہے چنانچہ اسکاٹ لینڈ کے ڈاکٹر ولمٹ نے 22 فروری 1997 میں بھیڑ کا کلون تیار کیا جسکا نام ڈولی رکھا۔

کلون کا ترجمہ:۔

The whole stock of indiriduals deriyed asexually from one sexually produced any of such individuals.(Chamers Concise PG 181 Ayon U.K)

ترجمہ: جنسی اختلاط کے بغیر جاندار کا ایسے جاندار سے پیدا ہونا جو جنسی ملاپ سے پیدا ہوا ہو۔ اس کلون کا پیرنٹ ایک ہوتا ہے یعنی والدین میں سے ایک۔ کلون کا ترجمہ بعض لوگوں نے ہم شکل سے کیا ہے جو صحیح نہیں۔

کلون (One Parent) کو کہتے ہیں چونکہ ماں باپ دونوں بچے کیلئے اصل ہوتے ہیں لیکن کلوننگ میں اصل ایک ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے کلون کو "ایک اصل" کہنا مناسب ہوگا کلوننگ کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ اپنے اصل کے بالکل مشابہ ہوتا ہے اسلئے بعض نے اسکا ترجمہ ہم شکل کر دیا۔

کلوننگ کی حقیقت:۔

گزشتہ دو سال سے عربی، اردو اور انگریزی رسالوں اور اخبارات میں کلوننگ کی بحث چھڑی ہوئی ہے۔ اس کی حقیقت مجھے انگریزی رسالہ "ٹائم" شمارہ مارچ 1997 میں ملی جو پیش خدمت ہے۔

اس عمل کے پانچ مراحل ہیں۔

☆ پہلا مرحلہ: ایک بھیڑ کے رحم سے سیل (خلیہ) لیا گیا اور اس کو کم غذائیت والے محلول (Medium) میں رکھا گیا۔ جس کے نتیجے میں خلیے نے اپنی افزائش اور تقسیم کا عمل روک دیا۔

☆ دوسرا مرحلہ: ایسا بیضہ جس کے ساتھ ابھی تک نر جرثومہ کا ملاپ نہ ہوا ہو (اسکو غیر بار آور بیضہ بھی کہہ سکتے ہیں) یہ بیضہ

ایک ایسی بھیڑ سے لیا گیا جو پہلی بھیڑ سے شکل میں مختلف تھی دوسرے مرحلے کی اس بھیڑ کیساتھ لکھا ہے Black face ewe یعنی کالی چہرے والی بھیڑ۔اس بیضہ سے جنسیاتی مادہ Nucleus + DNA نکال لیا گیا۔اسی طرح یہ خلیہ اپنے تقسیم کے عمل سے رک گیا لیکن اسکا وجود قائم رہا۔

☆ تیسرا مرحلہ: مندرجہ بالا خلیات کو ایک دوسرے کے قریب لایا گیا اور بجلی کے خفیف جھٹکوں سے ان کا ملاپ کرایا گیا جس کے نتیجے میں حاصل شدہ خلیے نے افزائش کا عمل شروع کر دیا۔

☆ چوتھا مرحلہ: چھ دن کے بعد ان خلیات کی افزائش کے نتیجے میں بننے والے وجود کو ایک تیسری بھیڑ جو پہلی دونوں بھیڑوں سے مختلف تھی کے رحم میں منتقل کر دیا گیا اور اس نے ایک عام حمل کی طرح افزائش کا عمل شروع کر دیا۔

☆ پانچواں مرحلہ: حمل کی مدت پوری ہونے پر اس بھیڑ نے ایک مادہ بھیڑ کو جنم دیا جو شکل میں اس بھیڑ کے مشابہ تھی جس سے پہلے مرحلے میں خلیہ حاصل کیا گیا تھا جس کو Genetic Material Doner کہتے ہیں یعنی تناسل کا مواد فراہم کرنے والی۔اسطرح کے 277 تجربات کیئے گئے۔جن میں 29 کامیاب ہوئے۔صرف 29 Embroys (جنین) پیدا ہوئے۔پھر ان میں صرف ایک Embryo چھ دن تک زندہ رہا جس سے مطلوبہ بچہ پیدا ہوا۔جس کا نام ڈولی رکھا اور اس کا خلیہ چھ سال پرانا تھا۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور کلوننگ میں فرق

☆ ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں نر اور مادہ کے خلیوں کے ملاپ سے جاندار جنم لیتا ہے۔جبکہ کلوننگ میں صرف نر یا صرف مادہ کے خلیے کو استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں خلیے کو نطفے سے حاصل کیا جاتا ہے۔جبکہ کلوننگ میں خلیہ بدن کے کسی بھی حصہ سے لیا جا سکتا ہے۔

☆ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کیلئے جو خلیہ حاصل کیا جاتا ہے اسمیں کروموسوم کی تعداد نصف ہوتی ہے جبکہ کلوننگ کے خلیہ میں کروموسوم کی تعداد پوری ہوتی ہے۔

☆ ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں ماں باپ دونوں کی خصوصیات ہوتی ہیں جبکہ کلوننگ سے پیدا کیئے گئے بچے میں One Parent یعنی یک اصل کے خصوصیات ہونگے۔اور اپنے ایک اصل کے بالکل مشابہ ہوگا۔

کلوننگ کی قسمیں

اس کی تین قسمیں ہیں

(1) انسانی کلوننگ

(2) حیوانی کلوننگ

(3) نباتاتی کلوننگ

حیوانات اور نباتات میں کلوننگ کے کچھ فوائد ہو سکتے ہیں۔ مثلاً مضبوط اور صحت مند حیوانات میں اضافہ کرنا۔ کیونکہ بہت سے جانور بار برداری وغیرہ کے کام آتے ہیں۔ اسی طرح پودوں کی تعداد بڑھائی جاسکتی ہے۔ پھلوں کی اقسام بڑھائی جاسکتی ہیں۔ کسی جانور اور پودے کے کلون کے نقصانات بھی ہو سکتے ہیں۔ کلوننگ سے پیدا شدہ حیوانات مختلف امراض کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ڈولی کے بارے میں بھی ماہرین کا یہی خیال ہے۔ ممکن ہے حیوانی کلوننگ میں کوئی ایسا جانور تیار ہو جائے جو آؤٹ آف کنٹرول ہو۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ کلون شدہ حیوانات کے گوشت اور دودھ کا ذائقہ اصلی جانوروں کی طرح ہو۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ فارمی مرغی کا گوشت اور انڈے کتنے بے ذائقہ ہیں۔ دیسی مرغی اور انڈے کا بڑا اعلیٰ ذائقہ ہوتا ہے۔ اسی طرح کلون شدہ پودوں کے پھلوں کا ذائقہ بھی بدل سکتا ہے۔ اگر حیوانی اور نباتاتی کلوننگ عام ہوگئی تو اصلی حیوان اور پودے بہت کم رہ جائیں گے جسطرح آجکل ہر طرف فارمی مرغی اور انڈے ہیں لوگ اصل ذائقوں کو ترستے رہ گئے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کلوننگ کے مشکل عمل سے گزرنے کے بعد گوشت، دودھ اور پھلوں کی قیمت اتنی بڑھ جائے کہ لوگوں کی قوت خرید جواب دے جائے۔

انسانی کلوننگ کے نظائر :-

حضرت آدمؑ کو اللہ نے مٹی سے یعنی بغیر جنسی ملاپ کے پیدا کیا۔ اسی طرح بی بی حواؓ کو حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا ان کی پیدائش میں بھی جنسی اختلاط کا دخل نہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کا باپ نہیں تھا صرف ماں تھی آپ بھی جنسی اختلاط کے بغیر پیدا ہوئے ہیں۔

کلوننگ اور عقیدہ :-

بعض لوگوں کی تشویش ہے کہ انسانی کلوننگ کیسے تیار ہوسکتا ہے؟ یہ تو تخلیقی عمل ہے۔ کیا اسکاٹ لینڈ کے ڈاکٹر ولمٹ اور اسکی ٹیم نے کوئی تخلیقی کارنامہ سرانجام دیا ہے؟ حالانکہ غیر اللہ کبھی بھی خالق نہیں ہوسکتا۔ اس کے بارے میں صرف اتنی بات ذہن میں رکھیں کہ یہ سب کچھ سلسلہ اسباب کے تحت ہوا ہے خالق صرف اللہ ہیں۔ جسطرح دنیا میں مختلف چیزوں کے مختلف اسباب ہیں۔ اسی طرح کلوننگ بھی کلون کی تیاری کے لئے ایک سبب ہے یہ خلق نہیں۔ امام راغب اصفہانی خلق کا معنی بیان کرتے ہیں **الخلق التقدير المستقيم و يستعمل فى ابداع الشئ من غير اصل ولا احتذاء** خلق کا معنی ہے صحیح اندازہ لگانا اسکا استعمال وہاں ہوتا ہے جہاں کسی چیز کو بغیر مادہ اور ڈیزائن (مثال) کے بنایا جائے جسکی پہلے کوئی نظیر نہ ہو یہ اللہ کا فعل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **هل من خالق غير الله** (سورۃ فاطر آیت نمبر ۳) کیا اللہ کے سوا کوئی خالق ہے؟ ایک اور ارشاد ہے **لن يخلقوا ذبابا ولوا جتمعوا له** (سورۃ الحج ۷۳) وہ ایک مکھی کو تو پیدا ہی نہیں کر سکتے۔

سائنس کی حقیقت :-

سائنس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء ہیں۔ سائنس ہر چیز کے خواص معلوم کر کے جوڑ توڑ کے عمل کے ساتھ ایک خاص نتیجہ تک پہنچنا چاہتی ہے۔ کبھی تجربہ ناکام ہو جاتا ہے کبھی کامیاب۔ یہ ایک مصنوعی عمل ہوتا ہے نہ کہ تخلیقی۔ سائنس سے مرعوب لوگ

سائنسی عمل اور نتیجہ دیکھ کر تعجب کیساتھ سائنسدانوں سے مرعوب ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ کی ذات کن فیکون کی مالک ہے۔ اگر اس کی انوکھی تخلیقات کے بارے میں غور وفکر کرتے تو اس کی خلاّقیت اور قدرت کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے۔ اگر ہم صرف اتنا سوچ لیں کہ سائنسدان کے دماغ کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے تو اس طرح بھی اللہ تعالیٰ کی خلاقیت کا یقین مزید مضبوط ہو جاتا ہے جب کسی لیبارٹری میں ایچ ٹو او فارمولے کیساتھ پانی تیار ہو تو اسکے اجزاء آکسیجن اور ہائیڈروجن کہاں سے آئے اگر آکسیجن اور ہائیڈروجن گیس بھی بنالی تو ان کے اجزاء کہاں سے آئے۔ معلوم ہوا کہ ہر شئی کا خالق اللہ ہے اسلئے ارشاد ہے اللہ خالق کُلّ شئ (الزمر ٦٢) اللہ ہی پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا۔

اب اگر کوئی سائنسدان کسی حیوان یا انسان کے خُلیات سے کلون تیار کرے تو یہ ممکن ہے لیکن اس کو خلق نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے کہ خلیہ سائنسدان نہیں بناتا۔ بلکہ خلیات کا خالق اللہ ہے۔

کلون اور تصور گناہ:۔

دنیا کے تمام انسانوں میں نیکی اور گناہ کا تصور موجود ہے۔ نیکی اور بدی کے اندر امتیاز کے مختلف عوامل ہو سکتے ہیں ہم مسلمانوں کو تو شریعت نے نیکی اور بدی کے بارے میں واضح طور پر تصور دیا ہے۔ جہاں آسمانی منسوخ مذہب نہیں یا منسوخ مذہب ہے وہ لوگ بھی نیکی اور بدی میں تمیز کرتے ہیں۔ یورپ میں بالکلیہ جنسی آزادی ہے لیکن شادی شدہ عورت کے لئے زنا منع ہے۔ اس لئے کہ خاوند کے حق کا ضیاع ہے۔ کبھی نیکی اور بدی میں عقلاً فرق کرتے ہیں۔ عقل کسی چیز کو اچھا اور کسی کو بُرا سمجھتی ہے۔ کبھی اخلاقی طور پر نیکی اور بدی کا فرق کرتے ہیں۔ کبھی معاشرتی طور پر بعض باتیں اچھی یا بری ہوتی ہیں۔ نیکی اور بدی کا صحیح فلسفہ اللہ کو معلوم ہے۔ جو حکیم علی الاطلاق ہے۔ اجمالی طور پر ہم اتنا جانتے ہیں کہ ہر گناہ انسانیت کے حق میں دنیا و آخرت کے اعتبار سے مضر ہے۔ اور بعض گناہوں میں حکمتیں اور فوائد بھی ہیں۔ مثلاً چوری ایک گناہ ہے۔ چوری کا بالفعل وجود ہو یا نہ ہو لوگ مضبوط آہنی دروازے، گیٹ، کنڈیاں اور تالے بنا رہے ہیں۔ لوہار اور بڑھئی کو حلال کاروبار ہاتھ آ گیا۔ چور کو سزا دینے کے لئے جیل اور پولیس وجود میں آ گئی۔ چوکیدار کو نوکری مل گئی۔ ان حکمتوں اور فوائد کا مطلب ہرگز یہ نہیں لیا جا سکتا کہ چوری جائز ہے۔ اسی طرح جنسیاتی انجینئرنگ طب کا ایک وسیع شعبہ ہے جس کے فوائد بھی ہیں۔ اور کلوننگ اسکا ایک حصہ ہے۔ ممکن ہے انسانی کلوننگ کے کچھ فوائد ہوں۔ مثلاً کسی بڑے اور اہم شخصیت کے کلون تیار کئے جائیں یا کسی کو وارث مل جائے۔ ان کے گمان کے مطابق یا مرنے والا ہمیشہ کلون کی شکل میں زندہ رہے۔ مرنے والے کو مرحوم کہنا مشکل ہو جائے گویا مرحوم قیامت تک زندہ رہے۔ یا کلون کے ذریعے ملک وملت کو کوئی قابل شخص مل جائے تو بھی انسانی کلوننگ کو جواز کے دائرے میں جگہ دینا مشکل ہے۔ جیسا کہ نقصانات کے ذکر میں یہ بات سامنے آئیگی۔ اگر معمولی معمولی فوائد کی وجہ سے کسی چیز کو جائز قرار دیا جائے تو میرا خیال ہے کہ ناجائز امور کا دائرہ بالکل ختم ہو کر رہ جائیگا۔ دنیا کی ہر چیز قول اور فعل وغیرہ جائز ہو جائیگا۔ ایکسیڈنٹ سے بچنے کیلئے کتنے سخت قوانین ہیں۔ قواعد اور ضوابط کے مطابق گاڑی چلانا ہوگی۔ لیکن تصادم کے فوائد دیکھیں۔ تصادم کے نتیجے میں زخمی یا مردہ کو کوئی گاڑی میں لے جائے تو اس کا مالی فائدہ ہوا۔

دوائی بیچنے والے کی دوائیاں بک گئیں ڈاکٹر کو تنخواہ مل گئی۔ان فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر کوئی مضمون لکھے کہ ڈرائیونگ کے تمام قوانین کو بیک جنبش قلم منسوخ کر دیا جائے تو ساری دنیا یکدم اس مضمون نگار کے خلاف ہو جائیگی۔

کلوننگ کے مفاسد :-

☆ کلوننگ فطری سلسلہ توالد و تناسل کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے۔اللہ تعالیٰ نسل انسانی کو ماں باپ کے جنسی اختلاط کے ذریعے آگے بڑھاتے ہیں۔میاں بیوی میں ایک دوسرے کیلئے محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ماں باپ کے دلوں میں اولاد کی محبت ڈال دی۔ پیار و محبت کا یہ کارواں قیامت کی طرف کشاں کشاں رواں ہے۔انسانی کلوننگ اس محبت بھرے کاروان کی ضد ہے۔

☆ انسانی کلوننگ کیساتھ وراثت کا قانون بالکل درہم برہم ہو جائیگا،یورپ والے کلوننگ کے بغیر بھی وراثت کے بارے میں پریشان ہیں۔ماں،باپ،بھائی،بہن اور دیگر رشتوں کا پتہ نہیں چلتا کون کس کا باپ ہے اور کون کسکا بیٹا۔اور میراث کی تقسیم بھی ضروری ہے۔حمل کا بوجھ،جننے کا بوجھ عورت برداشت کریگی اور بچہ کو خلیہ عطا کرنے والا حاصل کرے گا۔یہ عورت مفت کا بوجھ کبھی بھی برداشت نہیں کریگی بلکہ اس کیلئے حمل اور وضع کا بوجھ برداشت کرنے والی عورت منہ مانگی قیمت وصول کرے گی۔کلوننگ میں بچہ اس کا ہوگا جس نے سیل کا عطیہ دیا ہے۔اگر عورت کا خلیہ ہے تو بچہ عورت کا ہوگا۔اگر سیل کا عطیہ مرد نے دیا ہے تو بچہ مرد کا ہوگا۔پیدا ہونے والا بچہ مادر یا پدر آزاد ہوگا۔یک اصل ہونے کی وجہ سے ایک اصل کی محبت سے محروم رہے گا۔اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو دوسرے انسان سے ہر لحاظ سے مختلف پیدا کیا ہے۔ان اختلافات میں نمایاں اختلاف رنگوں کا ہے کالے رنگ والوں میں سے ہر کالے کا رنگ دوسرے کالے سے مختلف ہوتا ہے۔اسی طرح گورے رنگوں میں بھی اختلاف ہے۔آفریقہ کے حبشیوں میں عام لوگوں کو فرق کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن خود ان لوگوں کیلئے فرق آسان ہوتا ہے۔بھیڑوں کے ریوڑ میں تمام بھیڑیں تقریباً ایک جیسی ہوتی ہیں لیکن گڈریا ہر ایک بھیڑ کو پہچانتا ہے بلکہ الگ الگ نام رکھتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے **واختلاف ألسنتکم و ألوانکم** اور تمہارے لب ولہجہ اور رنگوں کا الگ الگ ہونا (سورۃ الروم/۲۲) ان رنگوں کے اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کی پہچان آسان ہوتی ہے۔اگر ایک انسان کے سو کلون بنائے گئے تو پہچان مشکل ہو جائیگی۔

☆ شکل وصورت اور رنگ کی وجہ سے مجرموں کو پہچاننا آسان ہوتا ہے۔آجکل اگر مجرم روپوش ہو جائے تو اخبار میں اسکا خاکہ یا تصویر آتی ہے۔تاکہ مجرم کی نشاندہی میں لوگ حکومت کیساتھ تعاون کریں۔اگر دس آدمی بیک وقت اپنے سو سو کلون تیار کریں تو ایک ہزار کلون بن جائیں گے ایک آدمی کے سو کلونز میں سے کسی نے جرم کیا تو مجرم کی نشاندہی مشکل ہو جائے گی۔جسکی وجہ سے جرائم میں اضافہ ہوگا۔اکثر مجرم لوگ بھیس بدل کر جرائم کرتے ہیں۔کلوننگ سے تیار شدہ انسان کو بھیس بدل کر جرم کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اسکو معلوم ہوگا کہ میری گرفتاری بڑی مشکل ہے۔جرائم کی دنیا کا بے تاج بادشاہ ہوگا۔نہ بھیس بدلے گا نہ روپوش ہوگا نہ مفرور بنے گا۔بلکہ

سب کے سامنے دندناتا پھرے گا اور کوئی اسکو پہچان نہ سکے گا۔ اگر ایک مجرم کیساتھ بنی ہوئی تمام فوٹو کاپیوں کو سزادی جائے تو یہ انصاف نہیں گا دو جڑواں ہم شکل بھائیوں میں ایک جرم کرے تو مجرم بھائی کی گرفتاری مشکل ہو جاتی ہے۔ کلون شدہ بچوں میں بھی یہی مشکل پیش آئے گی۔

انسانی کلوننگ تغییر لخلق الله ہے :-

جوایک شیطانی فعل ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **وامرنهم فليغيرن خلق الله** ترجمہ: اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں گے (النساء/ ۱۱۹) اللہ تعالیٰ جس طریقے سے اپنی حکمت بالغہ کے تحت انسان کو پیدا کر رہے ہیں اس کے برعکس کلوننگ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کا مقابلہ ہے۔ بلکہ فطری توازن کو خراب کرنے کا ایک قوی ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کی صلاحیتوں کو مختلف پیدا کیا ہے۔ کوئی ڈاکٹر بن رہا ہے، کوئی انجنیئر ،کوئی سائنسدان ،کوئی کاریگر وغیرہ ان مختلف قسم کے لوگوں کا ایک دوسرے کی طرف احتیاج ہے۔ اگر سب کی صلاحیتیں ایک جیسی ہو جائیں تو پھر کون محتاج ہوگا اور کون محتاج الیہ، کون تابع ہوگا اور کون متبوع، کون حاکم ہوگا اور کون محکوم، کون شاگرد ہوگا اور کون استاذ، کون امیر ہوگا اور کون مامور، کون معزز ہوگا اور کون ذلیل، کون حکم دے گا اور کون تعمیل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **ورفعنا بعضهم فوق بعض درجات ليتخذ بعضهم بعضا سخريا** اور ہم نے ایک کو دوسرے پر رفعت دے رکھی ہے تا کہ ایک دوسرے سے کام لیتا رہے (الزخرف ۳۲)

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سائنسدان اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کیسے مقابلہ کرسکتا ہے کیا (العیاذ باللہ) اللہ تعالیٰ اتنے کمزور ہو گئے کہ انسانی کلوننگ کو نہیں روک سکتے۔ یقیناً اللہ عزیز، علیم اور حکیم ہیں۔ لیکن اللہ نے سلسلہ اسباب پیدا کیا ہے۔ ہر چیز کے اندر کوئی خاصیت اور اثر ہوتا ہے مثلاً پانی پیاس بجھاتا ہے، روٹی بھوک مٹاتی ہے، آگ جلاتی ہے، سب پر سبب کا مرتب ہونا اسکی قدرت، حکمت اور علم کے منافی نہیں۔ مثلاً کوئی کسی کو تھپڑ مارے تو اللہ تعالیٰ درد پیدا کریں گے۔ اگر تھپڑ نہ مارے تو درد پیدا نہیں کریں گے۔ لیکن تھپڑ مارنے سے شریعت نے منع کیا ہے۔ درد کی نسبت سلسلہ اسباب میں تھپڑ کی طرف بھی صحیح ہے۔ اسی طرح کلوننگ سے پیدا شدہ کلون کی نسبت سلسلہ اسباب میں سائنسدان کی طرف ہوتی ہے۔ کلوننگ کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کلون پیدا کرتا ہے

کبھی اللہ تعالیٰ اظہار قدرت کیلئے سبب پر اثر مرتب ہونے نہیں دیتا۔ جیسے حضرت ابرہیمؑ کیلئے گرم آگ گلزار بن گئی۔ کلوننگ کے ناکام تجربات بھی اظہار قدرت باری تعالیٰ ہے۔ ہر سبب پر نتیجہ اللہ تعالیٰ مرتب فرماتے ہیں اور ہمیں حکم دے دیا کہ جرائم کا ارتکاب نہ کرو ہمیں حکم دیا **لا تبديل لخلق الله** اللہ کی پیدا کی ہوئی کو نہیں بدلنا چاہئے (سورۃ الروم ۳۰) اگر ہم اسباب اور عقلوں کو استعمال نہ کریں تو اللہ تعالیٰ نتیجہ مرتب نہیں فرمائیں گے۔

☆ انسانی کلوننگ کے جواز میں یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ ایک بڑے انسان کے کلون کی وجہ سے دنیا کو بڑا انسان ایک بار پھر مل جائیگا۔ اس طرح دنیا امام رازیؒ اور امام غزالیؒ جیسے انسانوں سے خالی نہیں رہے گی۔ ضروری نہیں کہ اچھے ذہن اور ذہانت والا انسان بڑا انسان

بھی بن جائے کیونکہ عالم فاضل بننے کیلئے استاد، ماحول، تربیت اور عمر چاہئے۔ امام غزالیؒ جیسے ذہن اور ذہانت والے انسان کو اگر امام غزالیؒ کا استاد، ماحول، تربیت اور عمر نہ ملے تو وہ ہرگز امام غزالی نہیں بن سکتا۔ ہوسکتا ہے امام غزالی کا کلون جلدی مر جائے یا امام غزالی والی تربیت نہ ملی تو امام غزالی کا کلون اس کی ضد بن جائیگا۔ مولانا حسین احمد مدنی کا کلون تو تیار ہوسکتا ہے لیکن شیخ الھند مولانا محمود الحسن کہاں سے لاؤ گے؟ مولانا اشرف علی تھانویؒ کا کلون تو بن سکتا ہے لیکن مولانا محمد یعقوبؒ اور مولانا امداداللہ مہاجر مکیؒ کہاں سے لاؤ گے؟ مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کا کلون تو بن سکتا ہے لیکن مفتی اعظم مولانا محمد شفیعؒ اور عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحئیؒ کہاں سے لاؤ گے؟ علامہ اقبال کا کلون تو بن سکتا ہے لیکن مولوی میر حسنؒ اور ڈاکٹر آرنلڈ کہاں سے لاؤ گے؟

☆ کیا مالدار بے اولاد آدمی کلوننگ کے ذریعے اپنا وارث پیدا کرسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کسی کو بیٹے اور بیٹیاں، کسی کو صرف بیٹے، کسی کو صرف بیٹیاں عطا کرتا ہے اور کسی کو بے اولاد کر دیتا ہے۔ اس خارجی دنیا میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔ اولاد کے حصول کیلئے جائز اور شرعی طریقہ نکاح اور جماع ہے۔ اگر بیوی بھانجھ ہے یا خود بیمار ہے تو اسکا علاج کرے۔ اگر پھر بھی بچے پیدا نہ ہوں تو گناہگار نہیں۔ صرف اس کی ایک خواہش پوری نہیں ہو رہی، بچے پیدا کرنا نہ فرض ہے، نہ واجب، نہ سنت۔ اسلئے کہ بچے پیدا کرنا اللہ کا فعل ہے۔ اس میں بندہ بے بس اور بے اختیار ہے، صرف نکاح اور جماع اس کے اختیار میں ہے۔ اب اگر بچے پیدا نہیں ہوتے یا بانجھ ہے تو کوئی گناہ لازم نہیں آتا۔

ایک قابل غور بات یہ بھی ہے کہ آیا کسی کا کلون اسکا حقیقی بچہ ہو بھی سکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ کلوننگ میں اس نے اپنی بیوی سے جماع نہیں کیا۔ نہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی طرح اس کا نطفہ اسکی بیوی کے رحم میں ڈالا گیا۔ نہ اسکا نطفہ استعمال ہوا ہے۔ صرف اس کے بدن کا خلیہ ہے۔ اس کیلئے شاید بھیڑ کی کلوننگ کی طرح دو عورتوں کی ضرورت ہو۔ تو سیل کے عطیہ دینے والے ان دو عورتوں نے بچے کی پیدائش میں زیادہ حصہ لیا ہے۔ اس لئے اس بچے پر زیادہ حق تو ان دو عورتوں کا بنتا ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ ایک ہی بچے کے دو باپ یا دو مائیں نہیں بن سکتیں۔

اس طرح کلوننگ کیلئے قوت مردی اور بالغ ہونا بھی شرط نہیں۔ مقطوع الذکر، عنین اور نابالغ بچہ بھی اس طرح صاحب اولاد بن سکتا ہے۔ حالانکہ مذکورہ افراد ہرگز باپ نہیں بن سکتے۔ بیٹا ہونے کیلئے تو ضروری ہے کہ اس کیلئے دو اصل یعنی ماں اور باپ ہوں۔ لیکن کلون ہوتا ہی یک اصل ہے۔ ان تفصیلات کو مدنظر رکھتے ہوئے کلون پر بیٹے کا اطلاق مشکل ہے۔ لہذا کسی کا کلون وارث نہیں بن سکتا۔ اور نہ ہی اس کے میراث کا حقدار بن سکتا ہے۔

☆ کلوننگ کے عمل سے ممکن ہے کہ آبادی میں بے تحاشا اضافہ ہو جائے۔

لوگوں کا ردعمل:-

انسانی کلوننگ پر مغرب بھی خاموش نہیں رہا۔امریکی صدر بل کلنٹن نے ڈولی کی پیدائش کے فوراً بعد امریکی سائنسدانوں اور ماہرین کو خبردار کیا کہ حکومتی فنڈ کلوننگ پر خرچ نہ کئے جائیں۔انسانی کلوننگ کے انتہائی گھمبیر اور خطرناک پہلوؤں کے باعث جرمنی، فرانس، ارجنٹائن اور پولینڈ سمیت ایشیا اور یورپ میں بھی اسکی بھرپور مخالفت کی گئی۔اور یہ مؤقف اختیار کیا کہ کلوننگ سے دنیا بھر کا معاشرتی سسٹم تباہ ہو جائیگا فی الحال معلوم ہوتا ہے کہ تمام حکومتیں، مذہبی حلقے اور سنجیدہ قسم کے لوگ اس کے حق میں نہیں۔ مستقبل کے بارے میں اللہ جانتا ہے کہ کلوننگ کے بارے میں لوگوں کی کیا رائے ہوگی۔فی الحال معلوم ہوتا ہے کہ ساری دنیا اس کے عدم جواز پر متفق ہیں۔

مفتی الدیار المصریہ الدکتور نصر فرید واصل کا فتویٰ

ان الاجماع قائم من الناحية العلمية والطبية على استنساخ البشر مرفوض وايضا من الناحية الاخلاقية ومن الناحية العقلية ومن الناحية الاجتماعية یعنی انسانی کلون کے عدم جواز پر علمی ، طبی ، اخلاقی ،عقلی اور معاشرتی طور پر اجماع قائم ہے (المجتمع ،۲۳ ذوالعقدہ ۱۴۱۸ھج) **واللہ اعلم بالصواب**

انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت

آلات جدیدہ کی وساطت سے انسان کی تولید

تالیف :- (مولانا) مفتی نعمت اللہ حقانی

جس میں جدید سائنسی تحقیق ،کلوننگ کا تاریخی پس منظر، سائنسی دنیا میں مسلمانوں کا حصہ و کردار، معروف سکالرز اور دانشوروں کے تاثرات وآراء ،کلوننگ کے نقصانات و مضرات اور اس کی قرآنی نصوص، سنت نبوی ﷺ اور فقہی قواعد کی رو سے شرعی حکم، ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور کلوننگ میں فرق وغیرہ جیسے اہم مضامین شامل اشاعت ہیں۔

قیمت : 20 روپے مع 6 روپے ڈاک ٹکٹ بھد کر اس عظیم علمی، فقہی کاوش کی کاپی محفوظ کر لیجئے۔

ترسیل زر کا پتہ :--دار الافتاء جامعۃ المرکز الاسلامی پاکستان

پوسٹ بکس نمبر 33 بنوں فون:310353 (0928) فیکس:310355